بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعۃ المبارک

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ر ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو تا حال بخار ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ بخار اور بیہوشی کی تکلیف ہے۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے کہ حضرت میر صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کیجائے

آج بعد نماز ظہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کا نکاح ایکہزار روپیہ مہر پر عبدالرحیم صاحب ولد میاں عبداللہ خان صاحب افغان کے ساتھ اور حمیدہ بیگم صاحبہ بنت ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی مرحوم کا نکاح سید نذیر احمد صاحب ابن سید محمد صاحب مرحوم امرتسر کے ساتھ سات سو روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

جلد ۔ ۴ر ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش ۔ ۲۲ ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ ۔ ۴ر ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء ۔ نمبر ۲۰۶

الفضل قادیان ـــــ ۲۲ر ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ

احرار کی گرفتاریاں

احرار کا یہ رویہ رہا ہے کہ عام مسلمانوں سے الگ ہو کر اور غیر مشروط کا ساتھ دے کر حکومت کی جا و بے جا مخالفت کرتے رہیں۔ قانون شکنی کے مرتکب ہوں۔ عدم تعاون کی تلقین کریں۔ حتیٰ کہ اپنی تقریروں میں یہ بھی کہیں۔ کہ حکومت کے خلاف بغاوت کرنا وہ اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ اب بھی وہ اسی قسم کے خیالات رکھتے ہیں۔ موجودہ جنگ۔ کو کامیاب بنانے کے لئے حکومت کے ساتھ تعاون کرنا وہ جائز نہیں سمجھتے۔ جنگی سرگرمیوں میں حصہ لینا ان کے نزدیک معیوب امر ہے۔ اور آئے دن وہ اس کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ لیکن موجودہ شورش کے ایام میں جب بعض احرار کو ان کے سابقہ طریق عمل کے پیش نظر گرفتار کیا گیا ہے۔ تو بعض مسلمان اخبارات میں پے در پے یہ آواز اٹھائی جارہی ہے۔ کہ احرار کو گرفتار نہ کیا جائے۔ کیونکہ وہ کانگرس سے اپنی علیحدگی کا اعلان کر چکے ہیں۔ اور جن کو گرفتار کیا گیا ہے۔ انہیں رہا کر دیا جائے چنانچہ اخبار "احسان" (۱۳ر اگست) لکھتا ہے:-

"احرار نے اپنے جلسوں میں اس قسم کی قراردادیں پاس کیں۔ کہ ان کا کانگرس سے کوئی تعلق نہیں۔ پنجاب میں تو بارہا اس امر کا اعلان کیا گیا۔ یہاں تک کہ مجلس احرار کا تو آزاد مسلم کانفرنس تک سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر احرار کارکنوں کی گرفتاریوں کا مطلب کیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہمیں حکومت پنجاب اور یو۔پی۔ کی اس زبردستی کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ دونوں حکومتوں کو چاہیئے۔ کہ **وہ مجلس احرار کی تازہ وضع کردہ پالیسی پر غور کریں**۔ اور یہ بات ذہن نشین کر لیں۔ کہ مجلس احرار کا کانگرس سے کسی قسم کا تعلق نہیں"

اخبار "زمیندار" (۳ر ستمبر) اس بارے میں لکھتا ہے۔ "احرار نے اپنی طرف سے جو سول نافرمانی شروع کی تھی۔ وہ خود بخود موت کی نیند سو چکی ہے۔ اس کے بعد خیال کیا جاتا تھا۔ کہ جب کانگرس نے قانون شکنی کا آغاز کیا۔ تو احرار بھی اسے انجام تک پہونچانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن یہ خیال بھی غلط ثابت ہوا۔ مجلس احرار نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ ہم کانگرسی سول نافرمانی کی مذمت کرتے ہیں۔ اس فیصلے سے ظاہر ہے کہ مجلس احرار قانون و انتظام سے کسی صورت میں بھی الجھنے کو تیار نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ لہٰذا حکومت پنجاب کا فرض ہے۔ کہ اپنے رویے پر دانشمندی سے غور کرے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ احرار قیدیوں کو رہا کرنے کی کوشش کرے"

ظاہر ہے۔ کہ اخبارات میں یہ تحریک احرار کی طرف سے ہی کرائی جارہی ہے جس میں حکومت کو احرار کے متعلق بتایا جارہا ہے۔ کہ انہوں نے حکومت کے خلاف اپنی سابقہ روش کو ترک کر کے اب نئی پالیسی اختیار کر لی ہے اور وہ نظام و قانون کی پابندی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کانگرس سے بھی علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر بھی احرار پس پردہ رہ کر اپنا سیدھا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اخبارات میں تو وہ یہ لکھا رہے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی خلاف قانون سابقہ روش میں تبدیلی کر کے اب تازہ روش اختیار کر لی ہے اور قانون کا پابند رہنا ضروری قرار دے لیا ہے۔ لیکن احرار اپنی طرف سے جو اعلان کر رہے ہیں۔ ان میں یہی کہہ رہے ہیں۔ کہ جنگ کے شروع ہونے کے وقت انہوں نے جو پالیسی اختیار کی تھی۔ اور جو یہ تھی۔ کہ جنگ میں امداد دینے سے مسلمانوں کو منع کریں اس پر اب بھی قائم ہیں۔ چنانچہ احرار کی مجلس عاملہ نے حال میں یہی اعلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ مولوی مظہر علی صاحب نے بحیثیت صدر مجلس احرار اخبارات میں جو بیان شائع کرایا ہے۔ گو وہ مبہم سا ہے۔ تاہم اس سے یہ تو ظاہر ہے۔ کہ احرار موجودہ شورش اور فسادات میں حصہ نہ لینے کا اعلان کر رہے ہیں۔ نہ کہ ہر قسم کی قانون شکنی سے باز رہنے کا۔

چنانچہ مولوی مظہر علی صاحب نے اس بات کا جواب دیتے ہوئے۔ کہ مجلس احرار اس وقت سول نافرمانی کا اعلان کیوں نہیں کرتی لکھا ہے:-

"اگر آج سول نافرمانی کے یہی معنی ہیں کہ تار۔ ڈاک۔ اور ریل کا سلسلہ قطع کیا جائے۔ ڈاک خانوں۔ اسٹیشنوں۔ تھانوں اور دوسرے مکانوں کو آگ لگائی جائے اور ملک میں تشدد کا دور شروع ہو۔ تو ہم کو یہ بھی دیکھنا ہے۔ کہ نہ کبھی گاندھی جی نے سول نافرمانی کے یہ معنے لئے ہیں۔ نہ مجلس احرار نے۔ آج اگر سول نافرمانی کے یہی معنی لئے جا رہے ہیں۔ تو مجلس احرار سے کیا یہی مطالبہ ہے۔ کہ وہ سول نافرمانی کے نام پر مسلمانوں کو اکسائے۔ کہ جو کچھ کانگرس کے نام پر کیا جا رہا ہے۔ احرار والے احرار کے نام پر وہی کریں"

مطلب یہ کہ اس وقت ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ یہ گاندھی جی اور کانگرس کی تجویز کردہ سول نافرمانی نہیں ہے۔ بلکہ عوام الناس کی خود پیدا کردہ فتنہ پردازی ہے۔ اس وجہ مجلس احرار اس میں حصہ نہیں لے سکتی۔ ہاں جب گاندھی جی خود تجویز کردہ سول نافرمانی جاری کریں گے۔ اس وقت احرار بھی اس میں اپنا حصہ ادا کریں گے اس وقت تمام کانگرسی بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ موجودہ شورش اور فسادات کو کانگرس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ گاندھی جی کی سول نافرمانی سے ان کا کوئی واسطہ ہے۔ یہ عام لوگوں کی خود پیدا کردہ پالیسی ہے:

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پس اگر گرفتار شدہ احراری اس وجہ سے رہا ہونے کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے سول نافرمانی میں ابھی تک کوئی حصہ نہیں لیا۔ تو گاندھی جی سمیت تمام کانگرسی بھی رہا ہونے چاہئیں۔ کیونکہ ان میں سے بھی کسی نے سول نافرمانی میں حصہ نہیں لیا تھا۔ وہ ابھی اسے جاری کرنے والے تھے۔ اور احرار بھی کہہ رہے ہیں۔ کہ گاندھی جی کی تجویز کردہ سول نافرمانی کے وہ خلاف نہیں موجودہ شورش سے علیحدگی اختیار کر رہے ہیں۔ جسے سول نافرمانی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ احرار اس موقعہ پر شتر مرغ کا چال چل رہے ہیں۔ جب گرفتار کئے جاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ ہمیں تو کانگرس کی اس پالیسی سے کوئی تعلق نہیں۔ جس کے نتیجہ میں ملک میں شورش اور بدامنی پھیل رہی ہے۔ اس لئے ہمیں گرفتار نہ کیا جائے۔ لیکن جب پبلک میں آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم تو موجودہ شورش سے اپنی علیحدگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اسے نہ گاندھی جی سول نافرمانی کہتے ہیں اور نہ ہم۔ باقی ہم حکومت کے خلاف اسی طرح کھڑے ہیں جس طرح پہلے تھے کیا ان حالات میں ان کا رہائی کے لئے حکومت سے درخواست کرنا مناسب ہے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور اظہار اخلاص کی قراردادیں

(۱) سیدنا و مولانا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضور کا ارشاد دربارہ "ہمارا آئندہ رویہ" مندرجہ اخبار الفضل ۱۸ اگست ۱۹۴۲ء پڑھا۔ اور آج مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۴۲ء بعد نماز ظہر تمام جماعت احمدیہ اوڑ ضلع جالندھر کا ایک جلسہ زیر صدارت حکیم عبدالمجید صاحب منعقد ہوا جس میں باتفاق رائے حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

"ہم جملہ افراد جماعت احمدیہ اوڑ ضلع جالندھر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حکم پر بدل و جان لبیک کہتے ہوئے اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم حضور کے ایک ادنےٰ اشارے پر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں" (عبد اللطیف سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ اوڑ)

(۲) جماعت احمدیہ لدھیانہ کے جلسہ مورخہ ۱۲ اگست میں زیر صدارت جناب مولوی برکت علی صاحب لائق پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لدھیانہ حسب ذیل ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

"احمدیہ جماعت لدھیانہ کا ہر فرد بچہ بوڑھا جوان مرد و عورت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہر ارشاد عالی پر ہر وقت اور ہر حالت میں لبیک کہنے کو تیار ہے ہم حضور انور کے ہر حکم کی تعمیل کو اپنے لئے باعث سعادت جانتے ہیں" خاکسار محمد شریف از لدھیانہ

اس موقعہ کو غنیمت سمجھو

"اپنی ہمتیں مضبوط کر لو۔ اور ارادے کی کمر کس لو۔ اور اپنے اردگرد کے منافقوں کی طرف نگاہ مت ڈالو۔ کہ مومن منافق کو کھینچتا ہے۔ نہ کہ منافق مومن کو"۔

"قربانی ہی وہ راہ ہے۔ جس سے لوگ اپنے خدا تک پہونچتے ہیں"

"میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو۔ اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو"

اپنی خوشی سے سال ہشتم کا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کرنے والو! سال رواں اپنے آخری ایام کو پہونچ گیا۔ اگر آپ بجائے ابتدائے سال میں ادا کرنے کی کوشش اور سعی کے اب تک ادا نہیں کر سکے۔ اب آپ کمر کس کر کھڑے ہو جائیں۔ جب تک اپنے وعدہ کی رقم مرکز میں پہنچا نہ دیں۔ آرام اور چین کی نیند نہ سوئیں۔ ۳۰ ستمبر تک رقم داخل کر دیں۔ وہ جن کے ذمہ گزشتہ سالوں کا بھی بقایا آ رہا ہے۔ انہیں معلوم رہے کہ تحریک جدید کا جہاد ۱۰ سالہ جہاد ہے۔ وہ اپنا بقایا ادا کر کے ۸ سال تک ادا کرنے والوں کے ساتھ ہو۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۶ جولائی ۱۹۴۲ء سے ۸ اگست ۱۹۴۲ء تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

۱۳۷۵۔ باغ علی صاحب ریاست جموں
۱۳۷۶۔ ہیرا صاحب پونچھ
۱۳۷۷۔ منگو صاحب "
۱۳۷۸۔ دین محمد صاحب "
۱۳۷۹۔ سانولا صاحب "
۱۳۸۰۔ حافظ عبدالواحد صاحب لائلپور
۱۳۸۱۔ مستری عبدالستار صاحب لائلپور
۱۳۸۲۔ " سراج دین صاحب "
۱۳۸۳۔ ماجرہ بی بی صاحبہ "
۱۳۸۴۔ کریم بی بی صاحبہ "
۱۳۸۵۔ بشیر احمد صاحب سندھ
۱۳۸۶۔ شریف احمد صاحب گورداسپور
۱۳۸۷۔ اللہ دتا صاحب لاڑکانہ سندھ
۱۳۸۸۔ نصیبہ صاحبہ "
۱۳۸۹۔ محمد اقبال صاحب منٹگمری
۱۳۹۰۔ ابراہیم صاحب رڑانچ گوجرانوالہ
۱۳۹۱۔ نشیر الدین صاحب سیالکوٹ
۱۳۹۲۔ محب الرحمن صاحب لاہور
۱۳۹۳۔ اللہ نواز خان صاحب یوپی
۱۳۹۴۔ مستری رحمۃ اللہ صاحب لائلپور
۱۳۹۵۔ اہلیہ صاحبہ " "
۱۳۹۶۔ پسر " "
۱۳۹۷۔ " " "
۱۳۹۸۔ اہلیہ پسر " "
۱۳۹۹۔ عبدالغنی صاحب گورداسپور
۱۴۰۰۔ ادریس احمد صاحب سیالکوٹ
۱۴۰۱۔ محمد شفیع صاحب جہلم
۱۴۰۲۔ سردار خان صاحب گجرات
۱۴۰۳۔ محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ
۱۴۰۴۔ چودھری جلال دین صاحب ضلع لائلپور
۱۴۰۵۔ محمد اکرم صاحب "
۱۴۰۶۔ محمد اشرف صاحب "
۱۴۰۷۔ شریفہ بی بی صاحبہ "
۱۴۰۸۔ بشیراں بی بی صاحبہ لائلپور
۱۴۰۹۔ محمد اسلم صاحب "
۱۴۱۰۔ بشیر حسین صاحب یوپی
۱۴۱۱۔ دھنی بخش صاحب تھرپارکر سندھ
۱۴۱۲۔ عبدالغفور صاحب جہلم
۱۴۱۳۔ میر احمد الدین صاحب گجرات
۱۴۱۴۔ عبدالعزیز صاحب جہلم
۱۴۱۵۔ مہنگا صاحب گورداسپور
۱۴۱۶۔ مجیدہ جمال آرا بیگم صاحبہ "
۱۴۱۷۔ سردار محمد صاحب "
۱۴۱۸۔ نور بیگم صاحبہ "
۱۴۱۹۔ محمد اسمٰعیل صاحب "
۱۴۲۰۔ محمد الحق صاحب "
۱۴۲۱۔ آمنہ صاحبہ "
۱۴۲۲۔ فقیر محمد صاحب "
۱۴۲۳۔ محمد عمر صاحب "
۱۴۲۴۔ برکتے بی بی صاحبہ "
۱۴۲۵۔ داؤد صاحب سندھ
۱۴۲۶۔ مولا بخش صاحب گورداسپور
۱۴۲۷۔ سکندر علی صاحب "
۱۴۲۸۔ بشارت احمد صاحب گوجرانوالہ
۱۴۲۹۔ عفیفہ اختر صاحبہ بنگال
۱۴۳۰۔ احمد علی صاحب "
۱۴۳۱۔ دلآرا بیگم صاحبہ "
۱۴۳۲۔ عبدالرحمن صاحب سیالکوٹ
۱۴۳۳۔ قاضی نذیر احمد صاحب لاہور
۱۴۳۴۔ ثناء اللہ صاحب جالندھر
۱۴۳۵۔ محمد عابد صاحب اڑیسہ
۱۴۳۶۔ محمد بخش صاحب لاہور
۱۴۳۷۔ کریم دین صاحب "
۱۴۳۸۔ فقیر الدین صاحب سندھ
۱۴۳۹۔ سمندر خان صاحب کشمیر
۱۴۴۰۔ اکرام اللہ صاحب بلوچستان
۱۴۴۱۔ نیاز احمد صاحب لاہور
۱۴۴۲۔ سعید شاہ صاحب سرحد
۱۴۴۳۔ نذیراں بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۴۴۴۔ غلام رسول صاحب ضلع گورداسپور
۱۴۴۵۔ لال دین صاحب "
۱۴۴۶۔ محمد یونس صاحب "
۱۴۴۷۔ غلام قادر صاحب "
۱۴۴۸۔ عبدالرشید صاحب "
۱۴۴۹۔ محمد ابراہیم صاحب جالندھر
۱۴۵۰۔ ہدایت علی صاحب گورداسپور
۱۴۵۱۔ اللہ رکھی صاحبہ "
۱۴۵۲۔ محمد حسین صاحب "
۱۴۵۳۔ مستری بشیر احمد صاحب "
۱۴۵۴۔ " اسمٰعیل صاحب "
۱۴۵۵۔ کرامت اللہ خان صاحب دہلی
۱۴۵۶۔ محمد حسین صاحب شیخوپورہ
۱۴۵۷۔ حسن دین صاحب لاہور
۱۴۵۸۔ بیگم بی بی صاحبہ "
۱۴۵۹۔ محمد شریف صاحب "
۱۴۶۰۔ محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹ
۱۴۶۱۔ ممتاز احمد صاحب آسام
۱۴۶۲۔ ممتاز الدین صاحب بنگال
۱۴۶۳۔ محمد یعقوب صاحب مالابار
۱۴۶۴۔ غلام رحمانی صاحب امرتسر
۱۴۶۵۔ امۃ الفاطمہ صاحبہ نابھہ
۱۴۶۶۔ صغرا بیگم صاحبہ لاہور
۱۴۶۷۔ عبدالرحمن صاحب "
۱۴۶۸۔ عبداللطیف صاحب "
۱۴۶۹۔ نتھو صاحب امرتسر
۱۴۷۰۔ موتی بی بی صاحبہ اڑیسہ
۱۴۷۱۔ محمد اسمٰعیل صاحب کشمیر
۱۴۷۲۔ حنیف خان صاحب گورداسپور
۱۴۷۳۔ محمد الدین صاحب "
۱۴۷۴۔ اللہ رکھی صاحبہ "
۱۴۷۵۔ محمد عاشق صاحب "
۱۴۷۶۔ عباس علی صاحب "
۱۴۷۷۔ عبدالکریم صاحب "

(باقی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث ——— از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

خُدا تعالےٰ کی راہ میں نِکلنا

یُوں تو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الّا وحی یوحیٰ کے مُطابق خدا کے منشا کے مُطابق ہوتا تھا۔ لیکن محدثین نے اصطلاح میں "حدیث قدسی" اسی حدیث کو قرار دیا ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہو۔ کہ خدا یہ امر بیان فرماتا ہے۔ جیسا کہ یہ حدیث ہے:۔

حدیث قدسی:۔ انتدب اللہ لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الّا ایمان بی وتصدیق برسلی ان ارجعہ بما نال من اجر او غنیمۃ او ادخلہ الجنۃ ولولا ان اشق علیٰ امتی ما قعدت خلف سریۃ ولوددت انی اقتل فی سبیل اللہ ثم احیا۔ ثم اقتل ثم احیا ثم اقتل

ترجمہ:۔ خدا نے اعلان کر دیا ہے ایسے شخص کے لئے (جو بغیر کسی ریا۔ یا دکھاوے۔ یا تکبر کے) خدا پر یقین اور اس کے رسُولوں کو مانتا ہوُا۔ اس کی راہ میں (برائے جہاد) نکلے۔ اگر تو میں اس کو زندہ واپس لاؤں۔ تو اس کو ثواب اور غنیمت میں سے حصہ ملے گا۔ (اور اگر شہید ہو جائے۔ تو) میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میری تمنا اور زبردست تمنا ہے۔ کہ میں خدا کی راہ میں شہید ہو جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر شہید کیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر شہید کیا جاؤں:۔

امام بخاری نے جس طرح گزشتہ بابوں میں مختلف امُور مثلاً غرباء کو کھانا کھلانا۔ ہر ایک کو سلام کہنا۔ تنگی کے وقت خدا کی راہ میں خرچ کرنا وغیرہ وغیرہ کو ایمانیات میں سے بتایا ہے اسی طرح جہاد کو بھی ایمان کا جزو قرار دیا ہے۔ اس بارے میں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دُنیا میں دو قسم کی باتیں پائی جاتی ہیں ایک علمی اور دوسری عملی۔ علمی باتوں کو تسلیم کرنے کے بعد ہماری زندگی میں کسی قسم کا تغیر پیدا نہیں ہوتا۔ مثلاً ہمیں علم ہے۔ کہ اورنگ زیب بادشاہ ہوُا ہے۔ دُنیا کی تاریخ فلاں وقت سے شروع ہوتی ہے۔ ہندوستان میں مختلف جگہ شاہی عمارات ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب باتیں ہمارے علم سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن ہم ان کو تسلیم کر کے اپنی زندگی میں کوئی تغیر پیدا نہیں کر سکتے۔ ان کے مقابلہ میں دُنیا میں عملی باتیں بھی ہیں۔ مثلاً ہم فلاں شخص کو اپنا باپ تسلیم کرتے ہیں۔ مگر تسلیم کر لینے اور مان لینے سے معاملہ ختم نہیں ہو جائے گا بلکہ ہم پر فرض ہو جائے گا۔ کہ ہم حق ابوّت ادا کریں۔ اسی طرح ہم انگریزوں کی سلطنت کو تسلیم کرتے ہیں۔ مگر صرف تسلیم تک بات ختم نہیں ہو گی۔ بلکہ ہمیں سلطنت کے قواعد کے مطابق اس کے احکام کی پیروی کرنی پڑے گی۔

بعینہٖ مذہب کی مثال کو سمجھنا چاہیئے یہ خیال کر لینا۔ کہ ہم خدا اور اس کے رسُول اور فرشتوں اور حشر و نشر کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور بات یہیں ختم ہو گئی۔ یہ بالکل غلط ہے۔ مذہب کا تقاضا ہے۔ کہ انسان چوبیس گھنٹے مختلف اعمال صالحہ کی زنجیر میں مقید رہے۔ ہمیں زندگی میں ہزاروں چھوٹے بڑے کام سرانجام دینے پڑتے ہیں۔ وُہ سب مذہب کے احکام کے مطابق ہونے چاہئیں یہی ایمان کا تقاضا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حقیر سے حقیر کام مثلاً راستہ میں سے چھلکے وغیرہ دُور کرنے کو بھی ایمان کا جزو قرار دیا ہے:۔

پس جب ہم نے خدا اور محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو برحق مانا۔ تو ضروری ہے۔ کہ مذہب حقہ میں جو چیز روک ثابت ہو۔ اسے دُور کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایک مومن کا ایمان یہی تقاضا کرے گا۔ اسی لئے اس حدیث میں جہاد کو بھی ایمان کا جزو قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ ایمان دِل کے اعتقاد کا نام ہے۔ اور جہاد جسم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے:۔

لفظ جہاد باب مفاعلہ سے ہے جس کے معنے ہیں۔ کہ فریق مخالف کی کوشش کے مطابق جواب دینا۔

غیر احمدی اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے جہاد کی ممانعت کی ہے۔ حالانکہ جہاد ایمان کا ایک جزو ہے ہماری طرف سے ان کی خدمت میں یہ جواب عرض ہے۔ کہ فریق مخالف کی کوشش کے مطابق جواب دینے کو جہاد کہتے ہیں۔ اور قرآن مجید سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اُذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا۔ و ان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر یعنی جہاد کا حکم ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن پر ظلم کیا جاتا ہے۔ یعنی جو دشمن مذہب میں روکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔ ان کی مدافعت کی جائے۔

اب دیکھو۔ قرآن مجید میں صاف آتا ہے کہ جنگ (جہاد) کا حکم مدافعت کے طور پر ہے۔ نہ کہ ابتداء کے طور پر۔ اس زمانہ میں جبکہ مذہبی آزادی حاصل ہے۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہم تلوار کے جہاد کو جائز قرار دیں۔ اس زمانہ کا سب سے بڑا جہاد یہ ہے کہ جس طرح دُشمن لیکچروں کے ذریعہ۔ تصانیف کے ذریعہ۔ اور دیگر ذرائع کے ساتھ اسلام کو مغلوب کرنا چاہتے ہیں۔ ہم بھی ان کی کوششوں کے مطابق ان کی مدافعت کر کے اسلام کو غالب کریں۔ نہ کہ ہم تلوار کے ساتھ جہاد شروع کر دیں۔ اس طرح تو ہم بحالت مظلومیت جیسا کہ قرآن مجید اجازت دی ہے۔ جہاد کرنے والے نہ ہوں گے۔ بلکہ ہم صاف طور سے ظالم کہلائیں گے۔ جہاد کی حقیقت صرف یہ ہے کہ اسلام کے فرائض کی ادائیگی میں جس قسم کی روک ہو۔ اسی کی مثل سے اس کی مدافعت کی جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میری زبردست خواہش ہے۔ کہ میں بار بار شہید کیا جاؤں اور بار بار زندہ کیا جاؤں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین کی روکوں کو دُور کرنا کس قدر ثواب کا کام ہے۔

اس حدیث میں "سریہ" کا لفظ آتا ہے۔ سریہ اس لڑائی کو کہتے ہیں جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بذاتِ خود شریک نہ ہُوئے۔ اور دوسری قسم غزوہ کی ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس شامل ہُوئے۔

اس حدیث سے ہمیں یہ بھی سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ کہ دُنیا کا کوئی کام ایسا نہیں جس کے نتیجہ کے متعلق حتمی طور سے کہہ سکیں کہ بہتر ہوگا۔ مثلاً ایک شخص کثیر سرمایہ کے ساتھ تجارت شروع کرتا ہے۔ کبھی اس کو منافعہ ہوتا ہے اور کبھی وہی مال و منال والا تاجر نانِ شبینہ کا محتاج نظر آتا ہے۔ لیکن خدا کی راہ میں زندگی وقف کرنا ایک ایسی تجارت ہے جس کے نتیجہ کے متعلق سَو فیصدی یقین کامل ہے کہ بہتر ہی بہتر ہوگا۔ پس جو شخص خالص نیت کے ساتھ اور بغیر ریا کے اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کرتا ہے۔ چاہے اس کو گزارہ کس قدر قلیل ہی ملے۔ انجام کار اسے بہت بڑا منافع حاصل ہوگا۔ اور یہ یقینی بات ہے۔ خود قرآن مجید بیان فرماتا ہے۔ تجارۃ لن تبور۔ ہمارے طالب علموں اور نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انسانی زندگی محدُود ہے۔ امیر و غریب سب نے اسی دُنیائے رفتنی و گزشتنی کو خیر آباد کہنا ہے پھر کیوں نہ ہم ایسی تجارت شروع کر دیں جس کا نتیجہ یقینی طور پر بہتر ہی بہتر ہے اور وُہ تجارت یہی ہے۔ کہ اپنے آپ کو خدا کی راہ میں وقف کر دیں۔ خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ

لفظِ ختم کے متعلّق ایک مُحاورہ

اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دے کر جملہ کمالات نبوت و فضائل رسالت کو آپ پر ختم کر دیا۔ یعنی کمال تک پہنچا دیا۔ اس لحاظ سے لفظ خاتم النبیین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بلند ترین لقب ہے۔ یہ لفظ عربی زبان سے فارسی اور اردو میں بھی کمال و تمام کے معنوں میں رائج ہے۔ چنانچہ جب کسی شخص کی کسی فن میں کامل مہارت اور بلند ترین فضیلت بیان کرنی مدنظر ہو۔ تو اسے لفظ ختم سے ذکر کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مسئلہ احیاء موتیٰ پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے نظر

حضرت عبداللہؓ کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن عمرو ایک مشہور صحابی گزرے ہیں۔ وہ جنگ احد میں شہید ہوگئے چند دن کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بیٹے حضرت جابرؓ کو دیکھا کہ وہ بہت متفکر اور مغموم ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت کیا۔ کہ جابر کیا بات ہے۔ تمہارے چہرے پر تفکر کے آثار کیسے نظر آرہے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ جانتے ہیں میرے والد جنگ میں شہید ہوگئے ہیں۔ ان کے ذمہ بہت کچھ قرض تھا۔ جس کی ادائیگی کا بار گراں اب مجھ پر آپڑا ہے۔ اس کے علاوہ عیال و اطفال کے خورونوش کی ذمہ داری بھی اب مجھ پر ہی عائد ہوگئی ہے۔ یہ وجوہ ہیں جن کی بناء پر میں پریشان ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان باتوں کو جانے دو۔ اور لو مجھ سے ایک خوشخبری سنو۔ حضرت جابرؓ کا چہرہ فرط مسرت سے تمتما اٹھا۔ اور انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ فرمایئے کیا خوشخبری ہے۔ آپ نے فرمایا موت کے بعد آج تک اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی سے بالمشافہ کلام نہیں کیا۔ بلکہ وہ ہمیشہ پردے کے پیچھے سے کلام کیا کرتا ہے۔ مگر جب تمہارے باپ کو خدا نے زندہ کیا۔ تو اس سے بالمشافہ گفتگو کی۔ اور خوش ہوکر فرمایا۔ اے عبداللہ تیرا جو جی چاہتا ہے مجھ سے مانگ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تیری مونہہ مانگی مراد تجھے دوں گا۔ یہ سن کر تمہارے باپ نے کہا۔ اے میرے رب آپ میری آرزو پوچھتے ہیں۔ تو میری خواہش اور میری تمنا بس اتنی ہی ہے۔ کہ آپ مجھے دنیا میں دوبارہ زندہ کریں۔ اور میں پھر آپ کے راستہ میں لڑتا ہوا اپنی جان دے دوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عبداللہ میں ایسا کرسکتا تھا۔ مگر دیکھو میں ایک دفعہ کہہ چکا ہوں۔ کہ جو لوگ فوت ہوجائیں۔ انہیں میں دوبارہ دنیا میں زندہ نہیں کیا کرتا اس لئے میں اس خواہش کو پورا نہیں کرسکتا۔

(ترمذی جلد ۲ ابواب التفسیر آل عمران ص۱۲۵)

ایک نوجوان کا واقعہ

ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ ایک نوجوان کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شادی ہوئی۔ قضاالٰہی کے ماتحت شادی کے چند دن کے اندر اندر ہی اسے سانپ نے ڈسا۔ اور وہ وفات پاگیا۔ صحابہ ابھی اسلامی مسائل سے پوری طرح آگاہ نہیں تھے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یارسول اللہ دعا فرمائیں یہ نوجوان پھر زندہ ہوجائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اور اسے دفن کردو۔ اب تمہارا کام صرف یہ ہے۔ کہ تم اپنے مرنے والے بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔ (مسلم جلد ۲ کتاب قتل الحیات وغیرہا ص۲۶۵)

ان ہر دو احادیث سے یہ امر مستنبط ہوتا ہے۔ کہ مردے اس جہان میں دوبارہ زندہ نہیں کئے جاتے۔ اور نہ کسی انسان کی طاقت ہے کہ وہ انہیں زندہ کرسکے۔ یہ امر ظاہر ہے کہ تمام انبیاء کے سردار رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ مگر جب آپ نے بھی کسی جسمانی مردہ کو زندہ نہیں کیا۔ تو اور کون ہے جس کے متعلق یہ کہا جاسکے کہ وہ مردے زندہ کیا کرتا تھا۔

خدا اپنا قانون نہیں توڑتا

کہنے والے کہتے ہیں کہ کیا خدا اس بات پر قادر نہیں۔ کہ وہ مردوں کو زندہ کرسکے۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ خدا بے شک قادر ہے اور اسی قدرت سے کام لے کر وہ قیامت کے دن تمام مردوں کو زندہ کرے گا مگر یہاں سوال قدرت کا نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ قوانین کا ہے۔ اور خدا تعالےٰ یہ فیصلہ کرچکا ہے۔ کہ انھم لایرجعون مردے اس جہان میں واپس نہیں کئے جاتے اگر خدا تعالےٰ اپنی قدرت کاملہ سے دنیا میں ایسا کیا کرتا۔ تو جب حضرت عبداللہ بن عمرو نے خواہش ظاہر کی تھی۔ اور خدا تعالےٰ وعدہ بھی فرما چکا تھا۔ کہ جو کچھ تو مانگے گا میں دونگا اس وقت ان کی خواہش کو وہ ضرور پورا کرتا۔ مگر خدا تعالےٰ نے اس وقت بھی یہی فرمایا۔ کہ میں اپنے قانون کو نہیں توڑونگا

مردے دنیا میں زندہ نہیں کئے جاتے

قرآن کریم نے بھی متعدد آیات میں اس امر کو واضح فرمایا ہے۔ کہ مردے اس دنیا میں دوبارہ زندہ نہیں کئے جاتے۔

(۱) اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں بنی نوع انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ثم انکم بعد ذالک لمیّتون ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون (مومنون ع ۱) کہ تم پیدا کئے جانے کے بعد ایک دن ضرور موت کا شکار ہوگے۔ اور پھر قیامت کے دن ہی دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے۔ اس سے پہلے زندہ نہیں ہوسکتے۔

(۲) پھر فرماتا ہے۔ وحرام علیٰ قریۃ اھلکناھا انھم لایرجعون (انبیاء ع ۷) جن لوگوں کو ہم اپنے پاس وفات دے کر بلالیتے ہیں۔ ان پر دنیا میں واپس لوٹنا حرام کردیا جاتا ہے۔ اس آیت کے متعلق بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ دنیا میں دوبارہ زندہ ہونے کا امتناع صرف ان مردوں کے لئے ہے۔ جن کی بستیاں عذاب سے ہلاک کی گئی ہوں۔ دوسروں کے لئے نہیں۔ مگر یہ درست نہیں۔ اھلکہ کے معنی زبان عربی میں صرف یہ ہوتے ہیں۔ کہ اس نے فلاں پر موت وارد کردی۔ اس کی زندگی کا خاتمہ کردیا۔ اس لفظ میں کوئی ایسا مفہوم شامل نہیں۔ جس سے محض نافرمانی کی وجہ سے مارا جانا مراد لیا جاسکے۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ قرآن کریم میں یہ لفظ اگر مجرمین کے حق میں استعمال ہوا ہے تو نیکوں کے متعلق بھی اسے استعمال کیا گیا ہے۔ فرماتا قل ارئتم ان اھلکنی اللہ ومن معی او رحمنا فمن یجیر الکافرین من عذاب الیم۔ تو لوگوں سے کہہ دے۔ کہ بتاؤ تو سہی خدا مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کردے۔ یا ہم پر رحم کرے۔ تو اس سے تمہیں کیا فائدہ۔ اور کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا۔

دوسری جگہ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔ حتیٰ اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہٖ رسولا جب حضرت یوسف فوت ہوگئے۔ تو تم نے کہنا شروع کردیا۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں کرے گا۔ پس حرام علیٰ قریۃ اھلکناھا سے مراد بستی کے مکانوں کا تباہ کرنا نہیں بلکہ بستی کے رہنے والوں کی ہلاکت مراد ہے۔ خواہ عذاب سے ہو۔ خواہ طبعی طور پر ایسے سب لوگوں کے متعلق اللہ تعالےٰ کا فیصلہ یہی ہے۔ کہ وہ دنیا میں واپس نہیں کئے جاتے؛

(۳) سورۂ یٰس میں فرماتا ہے الم یروا کم اھلکنا قبلھم من القرون انھم الیھم لایرجعون (ع ۲) کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے ان سے پہلے کتنے لوگوں کو ہلاک کیا۔ اور وہ دوبارہ ان کی طرف لوٹائے نہیں گئے۔

(۴) اسی طرح فرماتا ہے فلا یستطیعون توصیۃً ولا الیٰ اھلھم یرجعون (یٰس ع ۳) جب موت آئے گی، تو وہ نہ وصیت کرسکیں گے۔ اور نہ دوبارہ اہل و عیال کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

(۵) سورۂ مومنوں میں فرماتا ہے حتیٰ اذا جاء احدھم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحاً فیما ترکتُ کلا انھا کلمۃٌ ھو قائلھا ومن وراءھم برزخٌ الیٰ یوم یبعثون (ع ۶) جب ان میں سے کوئی موت کا شکار ہوتا ہے۔ تو وہ چلا کر کہتا ہے۔ اے میرے رب مجھے ایک بار ہاں صرف ایک بار دنیا میں واپس بھیج دے۔ تاکہ میں اعمال صالحہ بجالاؤں اور اپنی گزشتہ کوتاہیوں کی تلافی کرسکوں اس کے جواب میں اسے کہا جاتا ہے کہ ہرگز نہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ یہ محض تمہارے مونہہ کی لاف وگزاف ہے۔ اب تم ایک اور عالم میں آچکے ہو۔ جو عالم برزخ ہے۔ اور جس میں قیامت تک تم رہوگے۔ دنیا میں تم دوبارہ بھیجے نہیں جاسکتے۔

(۶) سورۂ زمر میں فرماتا ہے۔ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضیٰ علیھا الموت ویرسل الاخریٰ الیٰ اجلٍ مسمّی (ع ۵)

اللہ تعالےٰ لوگوں کی جان نکالتا ہے۔ جب ان کی موت کا وقت آتا ہے۔ اور جن کی موت کا وقت ابھی دور ہوتا ہے۔ ان کی روح نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے۔ پس جس کے متعلق موت کا فیصلہ ہو چکا ہو۔ اس کی روح کو تو روک لیتا ہے۔ مگر باقی روحیں واپس بھیج دیتا ہے۔

(۷) سورۂ بقرہ میں آتا ہے۔ وقال الذین اتبعوا لو ان لنا کرۃً فنتبرأ منہم کما تبرؤا منا (ع ۲۰) وہ لوگ جو اپنے گمراہ کن علماء کی پیروی کی وجہ سے سیدھے راستہ سے بھٹک جائیں گے۔ وہ قیامت کے دن کہیں گے۔ کاش دنیا میں ہم لوٹائے جاتے۔ تاکہ ہم بھی اپنے نام نہاد پیروں اور علماء سے اسی طرح بیزاری کا اظہار کرتے جس طرح وہ آج ہم سے الگ ہو گئے ہیں۔

(۸) سورۂ انعام میں آتا ہے۔ ولو تریٰ اذ وقفوا علی النار فقالوا یالیتنا نرد ولا نکذب بآیات ربنا ونکون من المؤمنین (ع ۳) جب دوزخی آگ کے کنارے کھڑے ہوں گے۔ تو کہیں گے اے کاش ہم دوبارہ دنیا میں لوٹائے جاتے۔ تو ہم اللہ تعالےٰ کی آیات کا انکار نہ کرتے۔ بلکہ سچے مومنوں میں سے ہوتے۔

ان مؤخر الذکر ہر دو آیات سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے۔ کہ یہ تو کفار کے متعلق ہیں۔ مومن لوٹائے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ عقلاً اگر دنیا میں کسی کو لوٹایا جانا چاہئے۔ تو وہ کفار ہی ہیں۔ تاکہ وہ اپنی اصلاح کر لیں۔ مومنوں کو تو واپس کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ کیونکہ وہ جنت میں ہوں گے۔ مگر جب کفار بھی دنیا میں دوبارہ زندہ نہیں کئے جاتے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ مر کر کوئی شخص بھی اس دنیا میں واپس نہیں آ سکتا قرآن کریم کی ان آیات سے ظاہر ہے کہ جو لوگ مر چکے ہوں۔ وہ دوبارہ اس دنیا میں زندہ نہیں کئے جاتے۔ وہ عالم برزخ میں رہتے ہیں۔ اور قیامت کے دن تک عالم برزخ میں ہی رہیں گے۔

پھر اگر مردے زندہ ہو سکتے۔ تو فقہا کو اپنی کتب فقہ میں ایسے مسائل ضرور بیان کرنے چاہئیے تھے۔ کہ اگر مردہ زندہ ہو جائے۔ تو اس کے متعلق کیا حکم ہے آیا اس کی بیوی اور اس کا مال وغیرہ اسے واپس ملے گا یا نہیں۔ مگر فقہاء کا ایسے مسائل بیان نہ کرنا۔ بلکہ قرآن مجید میں بھی باوجود مکمل اور دائمی شریعت ہونے کے ایسے امور کا ذکر نہ ہونا بتاتا ہے کہ یہ عقیدہ اسلام کے سراسر اخلاف ہے

حضرت مسیح علیہ السلام نے مردے زندہ نہیں کئے

ان دلائل کی روشنی میں غور کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ لوگ جن کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ وہ اسلام کی تعلیم سے کسقدر بیگانہ اور مشرکانہ عقائد میں مبتلا ہیں۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والے مسلمان اتنا بھی نہیں سوچتے۔ کہ اگر مسیح ناصریؑ کی طرف جسمانی مردوں کے احیاء کا معجزہ منسوب کیا جائے۔ تو اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کھلی ہتک ہے۔ ہمارا آقا جو افضل الرسل تھا۔ وہ تو اپنی تمام زندگی میں ایک جسمانی مردہ بھی زندہ نہ کر سکے۔ اور پرندہ کیا کسی پرندے کا ایک پر بھی پیدا نہ کر سکے۔ اور مسیح ناصری جو آپ سے درجہ میں بہت کم تھے۔ ان کے متعلق یہ کہا جائے۔ کہ وہ مردے زندہ کیا کرتے۔ اور پرندے پیدا کیا کرتے تھے۔ اس سے بڑا ظلم اور کیا ہو سکتا ہے۔ قرآن تو بتاتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے معجزات کفار کے سامنے پیش کرتے۔ تو وہ جواب میں کہا کرتے کہ ہم ان معجزات کو نہیں مانتے ائتو بآبائنا ان کنتم صادقین (جاثیہ ع ۳) اگر تم سچے ہو۔ تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے دکھا دو۔ اس کا جواب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہی دیتے۔ کہ اللہ ہی زندہ کرتا ہے۔ اور وہی مارتا ہے۔ کوئی بشر اپنے اندر مردے زندہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مگر مسلمانوں کی حالت پر افسوس۔ کہ وہ یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ کہ حضرت مسیحؑ نے جسمانی مردے زندہ کئے۔ اور اس طرح وہ عیسائیت کی تقویت اور اسلام کے ضعف کا باعث بنتے ہیں۔ ایسے ہی نادان دوستوں کے متعلق کسی نے کہا ہے۔ کہ "مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ"۔

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ شہادت و ہجرت ۱۳۲۱ھ

کارگذاری دفتر مرکزیہ

اجلاس ہائے مجلس عاملہ مرکزیہ: عرصہ زیر رپورٹ میں مجلس عاملہ مرکزیہ کے اجلاس مورخہ ۹ شہادت۔ ۱۳ شہادت۔ ۱۸ شہادت۔ ۲۰ شہادت۔ ۲۷ شہادت یکم ہجرت۔ ۱۰ ہجرت اور ۱۵ ہجرت کو منعقد ہوئے جن میں مجلس کی عام ترقی کے ذرائع پر غور کرنے کے علاوہ مندرجہ ذیل امور پر خاص طور پر بحث کی گئی۔

(۱) سب کمیٹی سکیل سزا کی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد مزید غور کیلئے ایک نئی سب کمیٹی بنائی گئی

(۲) سال بھر میں طبع ہونیوالے لٹریچر کیلئے کاغذ خریدنے کے واسطے ۲۷۵ روپے کی رقم منظور کی گئی۔

(۳) سب کمیٹی سکیل سزا کی تجاویز بحث کے بعد منظور کی گئیں۔ یہ تجاویز چھپوا لی گئی ہیں۔ اور مجالس کو برائے مشورہ بھجوا دی گئی ہیں۔

(۴) صحت کو قائم رکھنے میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ایک ٹورنمنٹ کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اس کے انعامات کے لئے ۳۵ روپیہ کی رقم منظور ہوئی۔

(۵) دفتر کی تعمیر کی ضرورت کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا۔ کہ فی الحال تین کمرے اور ایک برآمدہ بنوا لیا جائے۔ اور دفتر کی تکمیل جنگ کے بعد پر ملتوی کر دی جائے۔

اجلاس ہائے ماہانہ: ماہ شہادت ۱۳۲۱ھش میں مجلس مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ بعد نماز عشاء مؤرخہ ۲۵ شہادت کو مسجد دار الفضل میں منعقد کیا گیا۔ جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ چودہری محمود احمد صاحب قائد مجلس لاہور اور صدر محترم نے تقاریر فرمائیں۔

اس مجلس میں زیادہ تر خدمت خلق کے کام کی طرف توجہ دلائی گئی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اسوہ حسنہ سے اس کی مثال دے کر سمجھایا۔ اور فرمایا کہ ہمیں حضور کا پاک نمونہ سامنے رکھنا چاہئیے۔ اور استقلال سے کام کرنا چاہئیے۔ اس موقعہ پر حضرت مفتی صاحب نے صدر محترم کی درخواست پر بشیر احمد صاحب سیالکوٹی۔ اور ماسٹر محمد الدین صاحب الوز کو علی الترتیب "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت" اور "لیکچر لاہور" کے امتحانوں میں اول رہنے پر انعامات تقسیم کئے۔ (مفصل رپورٹ کے لئے دیکھئے الفضل مؤرخہ ۹۶ جلد ۳۰)

عرصہ زیر رپورٹ میں دوسرا ماہانہ اجلاس مؤرخہ ۲۱ ہجرت ۱۳۲۱ھش بعد نماز عشاء محلہ دار الانوار میں ہوا۔ مجلس خدام الاحمدیہ گزشتہ سال سے تعمیر دفتر کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ دفتر کے لئے زمین خریدی گئی ہے یہ جلسہ مجلس خدام الاحمدیہ کی اپنی زمین میں منعقد کیا گیا۔

اس جلسہ میں جناب چودہری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ نے نوجوانوں کو تبلیغ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا۔ کہ ہماری ساری ترقی اس میں ہے۔ کہ ہم دل میں ایمان۔ اور ہاتھ میں قرآن لے کر کھڑے ہوں۔ پھر کامیابی ہماری ہے

جناب حافظ نور محمد صاحب فیض اللہ چک (والد شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل) تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے طبیہ عجائب گھر کو دیکھا ہر قسم کی اچھی اچھی چیزیں ملتی ہیں میں نے اطریفل زمانی کو استعمال کیا۔ اچھی طرح اجابت ہو گئی۔ اور کوئی تکلیف نہ ہوئی ہر قسم کی اعلیٰ مفرد اور مرکب ادویہ ملنے کا پتہ:۔
طبیہ عجائب گھر قادیان

شباکن
ملیریا کی کامیاب دوا ہے
کونین خالص تو اب ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو چھ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں
قیمت یکصد قرص ایک روپیہ
ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی کامیابی میں بھی یہی راز تھا۔ چوہدری ظہور احمد صاحب اور مولوی دل محمد صاحب نے صحابہ کرام کی جانی قربانی کا نمونہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں بھی اپنے اسلاف کے نمونہ کی پیروی کرنی چاہیئے۔ جنرل سیکرٹری صاحب نے اراکین کو بتایا۔ کہ جس جگہ آج ہم اپنا جلسہ کر رہے ہیں۔ یہ جگہ عنقریب خدام الاحمدیہ کی مساعی کا مرکز بننے والی ہے۔ آپ نے اس کی تعمیر کے لئے چندہ فراہم کرنے کا عہد کیا ہے کوشش کر کے اپنے عہد کو جلد از جلد پورا کریں۔ صدر محترم نے جنگ قادسیہ اور جنگ یرموک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہم کو اپنے اندر ایمانی قوت پیدا کرنی چاہیئے۔ اور خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ تو ہم یقیناً کامیاب ہونگے۔

ڈاک:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دفتر مرکزیہ کی آمد اور روانگی ڈاک کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

	ماہ شہادت	ماہ ہجرت
آمد ڈاک مقامی	۳۱۹	۱۸۸
روانگی " "	۳۳۶	۲۳۱
آمد ڈاک بیرون	۲۵۴	۱۳۶
روانگی " "	۳۱۳	۱۵۹

شعبہ مال

ماہ شہادۃ ۔ ۳۔ رسید بکیں روانہ کی گئیں۔ ۱۱ معطی اصحاب سے عطیہ جات وصول کئے گئے۔

مرکزی حسابات۔ گذشتہ آمد ۹-۱۰-۶۸ (روپے - آنے - پائی)

آمد ماہ شہادت	۹-۸-۱۶۲
میزان	۶-۳-۲۳۱
برآمد	۰-۰-۱۵۵
فاضلہ	۶-۳-۷۶

عمارت فنڈ:۔ ماہ حال ۰-۵-۱۱۱

میزان تا ماہ حال	۰-۱۴-۲۵۰۳
برآمد	۰-۰-۲۲۵
فاضلہ	۰-۱۴-۳۲۷۸

امانت مجالس مقامی آمد ماہ حال ۳-۱۵-۱۳

میزان تا ماہ حال	۶-۴-۱۴۴
فاضلہ تا ماہ حال	۶-۴-۱۴۴

ماہ ہجرت:۔ ۹ رسید بکیں بھجوائی گئیں۔ ۶ معطی اصحاب سے عطیہ جات وصول کئے گئے۔

مرکزی حسابات:۔ آمد ماہ ہجرت ۶-۳-۱۳۳ (روپے - آنے - پائی)

میزان آمد تا ماہ ہجرت	۹-۶-۲۰۹
برآمد ماہ ہجرت	۰-۰-۱۲۷
فاضلہ	۹-۶-۸۲

عمارت فنڈ:۔ فاضلہ سابقہ ۰-۱۴-۳۲۷۸

	روپے - آنے - پائی
آمد ماہ حال	۰-۱۴-۳۲
میزان	۰-۱۲-۳۳۱۳
برآمد	۰-۰-۳۰۱۰
فاضلہ	۰-۱۲-۳۰۹

امانت مجالس مقامی۔ فاضلہ ۶-۴-۱۴۲

آمد ماہ ہجرت	۰-۳-۲۰
میزان	۰-۸-۱۶۴
برآمد	۰-۰-۷۴
فاضلہ	۰-۸-۹۰

سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حفظان صحت

چائے۔ سبز قہوہ۔ کافی اور کوکو

کھانے پینے کی اشیاء میں سے بعض ایسی ہیں۔ کہ جو نہ تو جسم کو بڑھاتی گھٹاتی ہیں۔ نہ طاقت میں اضافہ کرتی ہیں۔ لیکن پھر بھی تمام ممالک میں انہیں کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ غذا نہیں۔ تاہم جسم پر اُن کے نہایت اعلےٰ اثرات مترتب ہوتے ہیں۔ بہت کم لوگ ہیں۔ جو کہ ان میں سے کسی نہ کسی چیز کا روزانہ استعمال نہ کرتے ہوں۔ اس لئے ان کی تاثیرات کا سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ پہلے ان چیزوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن کو مصالحہ جات کہتے ہیں۔ اور یہ نمک۔ کالی مرچ۔ سُرخ مرچ۔ رائی۔ زیرہ۔ لونگ۔ دارچینی۔ زنجبیل لہسن۔ پیاز۔ سرکہ۔ جلوتری۔ ہر دو الائچی۔ زعفران وغیرہ ہیں۔ یہ سالن میں ڈالے جاتے ہیں۔ مصالحہ کے معنے تو مصلح کے ہیں۔ یعنی جو کھانے میں نقص ہو۔ اس کی اصلاح کے لئے انہیں ڈالا جاتا ہے۔ لیکن عام دستور یہ ہو گیا ہے۔ کہ کھانوں کو لذیذ۔ ذائقہ دار اور چٹ پٹہ بنانے کے لئے ان کو استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کا استعمال بطور خوراک کے مستقل حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن اگر اشتہاء کم ہو۔ تو اس صورت میں فائدہ بخش ہیں۔ نیز معدہ کے Juice نکالنے میں مدد ہوتی ہیں۔ مگر بچوں کے لئے کوئی مصالح سوائے نمک کے مفید نہیں۔ اسلئے کہ اُن کو بھوک ٹھیک طور پر لگتی ہے۔ ہاضمہ درست ہوتا ہے۔ ان کا استعمال اُن کے لئے اس وقت تک ملتوی ہونا چاہیئے۔ جب تک کہ ہاضمہ کی اصلاح کے لئے ضرورت نہ پڑے۔ اسی طرح دنیا میں لوگ بہت بڑی مقدار میں چائے یا سبز قہوہ یا کافی یا کوکو استعمال کرتے ہیں۔ یا دیگر مشروبات استعمال کرتے ہیں جو پودوں سے بنائی جاتی ہیں۔ اور اُن میں وہی اثر ہوتا ہے۔ جو چائے وغیرہ میں ہوتا ہے۔ البتہ چائے اور کافی اور کوکو کے ذائقہ میں بہت اختلاف ہے۔ اور اس اختلاف کی بھی وجہ ہے۔ چائے کے پودے میں بعض اڑ جانے والے تیل ہیں جو کافی کے پودوں کے تیل سے مختلف ہیں۔ دونوں کے تیل بہت لذیذ مزہ اور خوشبو رکھتے ہیں۔ جس چیز کی وجہ سے چائے اور کافی اتنے مرغوب ہیں۔ وہ یہی مادہ ہے۔ جو ان دونوں میں پایا جاتا ہے بعض اور پودوں میں بھی یہ مادہ ہوتا ہے۔ چائے کے مادہ کو Thiene اور کافی کے مادہ کو Caffiene کہتے ہیں۔ یہ مفرح دماغ تو بے شک ہیں۔ لیکن ان کا فائدہ وقتی اور غیر پائیدار ہوتا ہے۔ شراب اور تاڑی وغیرہ پینے والے کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ جگر اور دماغ تباہ ہو جاتے ہیں۔ مگر Theine اور Caffiene کے اثر سے دماغ بہتر کام کرتا ہے لیکن اور بعد میں یہ بُرے اثرات پیدا نہیں کرتے جہاں تک میرا علم ہے۔ دماغ کو ہشیار اور بیدار رکھتے ہیں۔ بعض طالب علم شب بیداری کے لئے خالص Caffiene استعمال کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ کے استعمال کے بعد عادت ہو جانے کی وجہ سے اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ بعض کو چائے سے اس لئے نقصان ہوتا ہے کہ چائے کے پتوں میں Tannic Acid زیادہ ہوتا ہے۔ جو کہ ہاضمہ کے لئے مضر ہے۔ اگر ہم کچھ Tannin مونہہ میں ڈالیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسطرح مونہہ کو خشک کر دیتی ہے۔ معدہ پر بھی اس کا ایسا ہی اثر پڑتا ہے۔ اور اسی وجہ سے سبز چائے کالی چائے کی نسبت زیادہ مضر ہے۔ چائنا چائے میں دوسری اقسام چائے کی نسبت Tannin کم ہوتا ہے۔

اہم امر چائے کے بنانے کا طریق ہے۔ کئی سالوں کے تجربات نے ثابت کیا ہے۔ کہ اُبلتا پانی قریباً تین منٹ میں کالی چائے کی پتی سے تمام خوشبودار تیل اور مادہ نکال لیتا ہے۔ اور اس عرصہ میں Tannin نکلتی ہی نہیں۔ اگر تین منٹ کے بعد بھی ہم چائے کو دم دئے رکھیں۔ تو کوئی مفید مادہ تو نکلیگا نہیں۔ ہاں Tannin یعنی رنگدار مادہ پون گھنٹہ تک نکلتا رہیگا۔ ٹینین ۵ منٹ میں بھی تین منٹ کی نسبت زیادہ نکلتا ہے۔ چائے کو اُبالنا غلط طریق ہے۔ اسے دم دینا چاہیئے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۷ اگست ۴۲ء کو چوہدری غلام حسین صاحب بی۔ اے ولد چوہدری عطا محمد نمبردار موضع لبرا سے کا نکاح مسماۃ سردار بیگم بنت مکرم چوہدری محمد حسین صاحب انجنیئر موضع چوہدری والا کے ساتھ بعوض تین صد روپیہ مہر بابو محمد رشید خان صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو باعث برکت بناوے آمین۔

خاکسار (چوہدری) عطا محمد

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرجانا ایک عذاب ہے۔ اسکا دکھ وہ ماں ہی جانتی ہے جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے اس عذاب سے بچنے کا روحانی علاج دعا اور جسمانی علاج

ہمدرد نسواں

ہی جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے حمل کیساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے۔ حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خرید لیں۔ تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

یعنی چائنیک میں پتی ڈال کر ابلتا پانی اس پر ڈال دیں۔ اور دم کی حالت میں تین منٹ سے زیادہ ہرگز نہ رکھیں۔ چینی لوگ جنہوں نے چائے کے استعمال میں ابتدا کی کہتے ہیں۔ کہ چائے کے بنانے کیلئے بہترین پانی بہتی ندی کا ہے۔ اور بدترین پانی کوئیں کا۔ وجہ یہ ہے۔ کہ انسان کو وہ پانی استعمال کرنا چاہیئے جس میں زیادہ گیسیں ہوں۔ اگر ہم کیتلی کو زیادہ ابلنے دیں تو گیسیں نکل جائیں گی۔ اسطرح ہم پانی کو بے گیس بنا کر چائے کو خراب کرتے ہیں۔ ہمیں پانی کا استعمال ابال کے ابتدا میں ہی کرنا چاہیئے۔ اگر ہمیں ایک ہی پانی استعمال کرنا پڑے جس میں گیسیں نہ ہوں۔ تو کیتلی کو اونچا اٹھا کر ابلتا پانی چائے والے برتن میں انڈیلنا چاہیئے۔ تاکہ وہ ہوا میں سے کچھ گیسیں اخذ کر لے۔ اگر پانی hard ہو۔ یعنی اس میں معدنی مواد ہوں۔ تو چائنیک میں چٹکی بھر سوڈا ڈال لینا چاہیئے۔ چائے کے رسیا چائے بناتے وقت چائے کی پتی دوسروں کی نسبت کم ڈالتے ہیں۔ چائے دانی خوب گرم ہونی چاہیئے۔ اس لئے کہ اگر پانی کے درجہ حرارت سے چائے دانی ٹھنڈی ہوگی۔ تو چائے کے خوشبودار اجزا گھلینگے نہیں۔ جن پتیوں سے ایک دفعہ چائے تیار کر لی گئی ہو۔ انہیں دوبارہ ہرگز دم نہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ پہلے ہی دم میں ان کا اثر اور ست نکل چکا ہوتا ہے جو شخص ان قواعد کا لحاظ رکھ کر چائے تیار کریگا تو وہ مہنگی پتیوں کی نسبت جنہیں غلط طور پر استعمال کیا گیا ہو ارزاں پتیوں سے چائے زیادہ مزیدار تیار کر سکیگا۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ صحیح طریق سے تیار کردہ چائے دنیا کی مشروبات میں سے نہایت مفید چیز ہے جو تھوڑا بہت نقصان چائے کی وجہ سے ہوتا ہے اس کی حقیقی وجہ اس کے تیار کرنے کا غلط طریق ہے Thiene تو چائے اور سبز قہوہ دونوں میں ایک سی مقدار میں پائی جاتی ہے۔ لیکن اگر ہم گاڑھا قہوہ استعمال کریں تو روزانہ Thiene کی زیادہ مقدار پئینگے۔ کافی (جسے عوام قہوہ کہتے ہیں) اگر گاڑھی بنا کر استعمال کریں۔ تو ہمیں بھی کیفین زیادہ مقدار میں پئیں گے۔ کافی میں ایک قسم کا طاقت ور لیکن اڑ جانے والا تیل ہوتا ہے لیکن بعض مزاجوں کے موافق نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے لوگ اسے تو استعمال نہیں کر سکتے لیکن چائے استعمال کر سکتے ہیں۔ کافی بنانے میں عام غلطی یہ ہوتی ہے۔ کہ حد سے زیادہ پتلا بناتے ہیں۔ اس کے دانے تازہ تازہ بھونے ہوئے ہونے چاہئیں۔ نہ سڑے ہوئے ہوں اور نہ کچے ہوں۔ کافی تیار کرکے فوراً پی لینی چاہیئے۔ پڑی نہ رہنے دی جائے۔ پانی کے متعلق کافی میں بھی وہی باتیں ملحوظ رکھنی چاہئیں۔ جو چائے کیلئے ملحوظ رکھی جاتی ہیں۔ تانبا کانسی جیسی دھات کے برتنوں میں قہوہ تیار کرنا مضر ہے۔ ان کا صاف کرنا مشکل ہوتا ہے۔ باسی کافی کی آلائش نئے قہوہ کو خراب کر دیتی ہے۔ جن لوگوں کو کم خوابی یا بدخوابی کی شکایت ہو۔ انہیں کافی فوراً ترک کر دینا چاہیئے۔ کافی اگرچہ چائے کی نسبت زیادہ طاقتور ہے۔ لیکن غلط طریق پر بنائی ہوئی چائے کی نسبت اسکا نقصان کم ہوتا ہے۔ ایسی چائے کے استعمال سے جو دن بھر ابلتی رہتی ہے۔ لوگ اپنے ہاضمے خراب کر لیتے ہیں کشمیری لوگ چائے کو سارا دن سماوار میں پکتا رہنے دیتے ہیں۔ اور وہ دن بھر میں Theine کی بجائے کافی Tennin استعمال کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے، کہ ان کے ہاضمے اکثر خراب ہوتے ہیں۔ کافی کے دانوں میں Tennin کچھ زیادہ نہیں ہوتی۔ بچوں کو چائے اور کافی استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔ بڑی عمر کے بچے کبھی کبھار پتلی چائے اور کافی پی سکتے ہیں لیکن نہ پینا زیادہ مفید ہے۔ یہ چیزیں دماغ کی اک ہٹ کیلئے ہوتی ہیں۔ لیکن بچوں کا دماغ جو ہر وقت کام کرتے جاتا ہے اُسے کسی اکسا ہٹ کی ضرورت نہیں ہوتی اور یہ چیزیں محرکات ہیں۔ خوراک نہیں بعض والدین اپنے بچوں کو چائے کافی اور گرم مصالحہ دار سالن اور پان کھلاتے ہیں۔ پان میں چونا ہوتا ہے، جو کہ ان کے نازک دانتوں اور مسوڑھوں کو نقصان پہنچاتا ہے گرم مصالحہ اُن میں اکساہٹ پیدا کرتے ہیں اور آئندہ کیلئے صحت کو خراب کرتے ہیں۔ ر۔ح

آپکو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں انکو حمل کے پہلے مہینہ سے فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے، قیمت ۵ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام

ہمدرد نسواں

ہے۔ دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ست سلاجیت

مرگی و دیوانگی کو دور کرتی۔ جذام کو شفا دیتی۔ استسقاء میں بہت مفید۔ رنگ کو نکھارتی۔ دمہ کو دور کرتی۔ پتھری کو نکالتی۔ مرد کو جوانمرد بناتی۔ بڑھاپے کی کمزوری کو دور کرتی۔ ذیابیطس اور سلسل البول و جریان کے لئے بہت مفید۔ غرضیکہ اعضائے رئیسہ و شریفہ کیلئے اکسیر۔ دراصل یہ اس پتھر کا جوہر ہے۔ جس میں لوہا۔ تانبا چاندی اور سونے کی دھاتیں ہوتی ہیں۔ گویا۔ ان جملہ مقویات کا یہ قدرتی کشتہ ہے۔ اسلئے کہ امیر و غریب اس نعمت سے یکساں فائدہ اٹھا سکیں۔ اس کی قیمت برائے نام یعنی ایک چھٹانک کی قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی۔ بازار سے ایسی اعلیٰ چیز آپ کو ایک روپیہ تولہ پر بھی نہ مل سکے گی۔ کثرت شہادتوں میں سے چند ایک ملاحظہ ہوں:۔

بالکل صحت ہوگئی

جناب چودھری ابو محمد عبد اللہ صاحب نمبردار کھیوہ باجوہ ڈاکخانہ کلاسوالہ سے لکھتے ہیں کہ پہلے آپ سے ست سلاجیت منگوائی گئی۔ چوٹوں کی درد سے قریباً کلی صحت ہوگئی۔ اب ایک اور بیمار کیواسطے ضرورت ہے۔ ایک چھٹانک درجلد بذریعہ وی۔ پی بھیج دیں۔"

آپ کی سلاجیت سب سے بڑھ کر رہی

"جناب حکیم سید علی الدین صاحب ہیڈ مدرس اسکول بہوبہ ڈاکخانہ خاص ضلع ہمیرپور سے لکھتے ہیں کہ اس سے پہلے ایک چھٹانک ست سلاجیت آپ سے منگوائی تھی۔ مجھ کو زکام نزلہ دوامی تھا جس کا استیصال کسی دوائی سے نہ ہو سکا۔ ہر دواری سلاجیت کی تعریف سنکر اسکا بھی استعمال کیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آپکی ست سلاجیت سے الحمد للہ نزلہ دوامی اور دیگر امراض زکامی وغیرہ میں غیر معمولی فائدہ ہوا۔ قوی امید ہے، کہ مسلسل استعمال سے جملہ امراض کی بیخکنی ہو جائیگی مجھکو یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں۔ کہ آپکی ادویات کے خواص مندرجہ اشتہار سے بھی زیادہ مؤثر ہیں۔ بذریعہ خط ہذا دس تولہ ست سلاجیت بذریعہ وی۔ پی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔"

بالکل آرام آگیا

جناب مستری عنایت اللہ صاحب ورک شاپ ہیڈ خانکے سے لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ پہلے بھی آپ سے ست سلاجیت منگوائی میری کمر میں سخت درد تھی اسکے استعمال سے بالکل آرام آگیا۔ براہ کرم چھٹانک اور بذریعہ وی پی ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیجئے

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

میک لائٹ

ہر دو ڈیزائنوں میں بنتا ہے

اے ماڈل:۔ بلب ہولڈر میں لگانے سے مدہم روشنی دیتا ہے۔

سی ماڈل۔ پلگ میں لگانے کے لئے بنایا گیا ہے

میک ورکس قادیان

B.34

حب اٹھرا
اٹھرا اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

ماسکو ۲ ستمبر - روس کے تازہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل دن بھر سٹالن گراڈ کے شمال مغرب اور جنوب مغرب میں زور کی جھڑپیں ہوتی رہیں - جرمن حملوں کا زور شمال سے ہٹ کر کوٹل نیکوو سے آنیوالی ریلوے لائن کیساتھ ساتھ ہے - وہ ایک جگہ روسی صفوں میں دراڑ پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے - ایک اور مقام پر بھی روسی پچھلی صفوں پر ہٹ آئے ہیں - لڑائی کی حالت الجھی ہوئی ہے - کاکیشیا میں کراسنڈور کے جنوب میں روسی کچھ اور پیچھے ہٹے ہیں جرمن بحیرہ اسود تک پہنچنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں - مگر بحیرہ ازوف کا روسی بیڑا انہیں سخت نقصان پہنچا رہا ہے ۔

قاہرہ ۲ ستمبر - مصر میں کل دن بھر سخت لڑائی ہوتی رہی - العلامہ کے آس پاس خاص طور پر لڑائی کا زور رہا - دوشنبہ کی صبح کو بڑے بڑے جرمن دستوں نے اتحادی فوج کے جنوبی بازو پر حملہ کیا - دشمن بڑی احتیاط سے آگے بڑھنا چاہتا ہے - جنرل رومیل کی فوجیں بارودی سرنگوں سے آٹھ میل آگے بڑھ آئی ہیں - اتحادی ہوائی جہاز دشمن کی فوجی جمگھٹوں پر زور کے حملے کر رہے ہیں امریکن طیاروں نے طبروق کی گودیوں پر بڑے زور کے حملے کئے - ہوائی اڈوں پر بھی بم برسائے گئے - بحیرہ روم میں دشمن کے ایک تیل لیجانیوالے جہاز کو جس کے ساتھ حفاظت کے لئے جنگی جہاز بھی تھا - غرق کر دیا گیا ۔

لنڈن ۲ ستمبر - مالٹا میں اگست کے مہینہ میں برطانی طیارہ شکن توپوں اور ہوائی جہازوں سے دشمن کے ۵۲ ہوائی جہاز گرائے - جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے - اب تک مالٹا پر دشمن کے ۹۳۶ ہوائی جہاز گرائے جا چکے ہیں ۔

دہلی ۲ ستمبر - برما میں چینی فوجوں کے کمانڈر جنرل سٹلویل نے ایک بیان میں کہا کہ چین میں اب ہر جگہ جاپانی بچاؤ کی لڑائی لڑ رہے ہیں - سالومن میں اتحادیوں کی کامیابی کا اثر ہندوستان پر بہت اچھا پڑیگا - اسوقت جنوبی بحرالکاہل میں جاپانی ایسی بری طرح پھنسے ہوئے ہیں کہ ان کے لئے ہندوستان پر حملہ کرنا مشکل ہے - اگر اتحادی مشرقی ایشیا میں کارروائی کرنا چاہتے ہیں - تو اس کے لئے ہندوستان بہترین چھاؤنی ہے ۔

چنگکنگ ۲ ستمبر - ایک چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ چینی فوجیں کیانگسی کے صوبہ میں اور آگے بڑھ گئی ہیں اور اب جاپان پر بم برسانے والی تیسری چھاؤنی پر قبضہ کرنا چاہتی ہیں - وہ چکیانگ کے صدر مقام کینہوا پر چڑھ رہی ہیں - اور اس سے دس میل کے فاصلہ پر ایک اہم مقام لوسوپہ قابض ہو چکی ہیں - نیوگنی میں پھر لڑائی کا زور ہو گیا ہے اور جاپانی کوکوڈا میں اتحادی چوکیوں پر حملے کر رہے ہیں - مگر یہاں سے لیکر موریسبی کی بندرگاہ تک اتحادی فوجی لائن جوں کی توں ہے ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۲ ستمبر - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کل ملک میں عام طور پر امن رہا - ڈھاکہ کے ایک محلہ میں معمولی سا دنگہ ہوا - پولیس نے ہجوم کو منتشر کر دیا - احمد آباد میں ایک جگہ آتش زدگی کی واردات ہوئی - صوبہ بمبئی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے جو رپورٹ دی ہے - اس میں کہا گیا ہے کہ بہت سے لوگ معافی مانگ کر رہا ہو رہے ہیں - صرف احمد آباد میں ایسے اڑھائی سو اشخاص رہا کئے گئے - اجمیر میں جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے - سکول اور کالج باقاعدہ کھل گئے ہیں ۔

بھوپال ۲ ستمبر - نواب صاحب نے ایک آرڈیننس کی منظوری دی ہے - جس کی رو سے دیہات میں دیہاتی سوک گارڈ مقرر کئے جائینگے ۔

لنڈن ۲ ستمبر - ماہ اگست میں یورپ پر جو حملے ہوئے - ان میں برطانیہ کے ۲۷۰ طیارے کام آئے ان میں سے ۹۸ ڈیپ پر حملہ میں برباد ہوئے - اس مہینہ میں دشمن کے ۱۱۹ ہوائی جہاز برباد ہوئے - جن میں سے ۹۴ ڈیپ پر حملہ کا شکار ہوئے ۔

انقرہ یکم ستمبر - ترکی کے وزیراعظم سید شکری سراج اوغلو نے استقلال جمہوریہ ترکی کی بیسویں سالگرہ کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ترکی کی افواج فوری عملی اقدام کے لئے بالکل تیار کھڑی ہیں ۔

ٹوکیو یکم ستمبر - جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر ٹوگو نے استعفے دیدیا ہے - یہ شخص ۱۹۳۸ء میں ماسکو میں جاپانی سفیر تھا - سیاسی حلقوں میں اس استعفے کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے - وزیراعظم جنرل ٹوجو نے وزارت خارجہ کا قلمدان بھی خود سنبھال لیا ہے ۔

پٹنہ یکم ستمبر - حکومت بہار نے اعلان کیا ہے کہ شہر پٹنہ پر دو لاکھ روپیہ اجتماعی جرمانہ کیا جائے گا - رانی گنج میں چند روز ہوئے ایک ہجوم نے تھانہ پر حملہ کی کوشش کی تھی - اور فائر کر کے سب انسپکٹر کو مجروح کر دیا تھا - پولیس نے فائر کئے - ۲۴ پرگنہ کوستھال پرگنہ میں دو سب انسپکٹروں کو مجروح کر دیا گیا - ضلع مظفر پور میں ایک مجسٹریٹ اور متعدد پولیس افسروں کے قتل کی اطلاعات آئی ہیں - پورنیا میں ۲۳ اگست تک ۱۷۰ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں ۔

لنڈن یکم ستمبر - ہٹلر نے جرمن قوم کے نام ایک اپیل شائع کی ہے - جسمیں کہا ہے کہ وہ موسم سرما کی امدادی مہم کے لئے رضاکارانہ طور پر قربانیاں کریں جرمن فوجیں ایسی قربانیاں کر رہی ہیں - جن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا - اصل طاقت آزمائی کا وقت وہ ہوگا جب جاپانی بیڑے خط دفاع تک پہنچ جائینگے ۔

لاہور یکم ستمبر - دریائے راوی میں جو سیلاب آیا تھا وہ اتر چکا ہے - ضلع شیخوپورہ کے دیہات کو سخت نقصان پہنچا ہے - ایک سو پچاس میل کے رقبہ میں تمام فصلیں اور جائیدادیں تباہ ہو گئیں - دس دیہات غرق ہو گئے - پچاس لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے - بے خانماں دیہاتیوں کیلئے ایک ہزار جھونپڑیاں بنائی جا رہی ہیں ۔

لاہور یکم ستمبر - اگزکٹو انجینئر لاہور ڈویژن نے اعلان کیا ہے کہ ۲ ستمبر سے ڈلہوزی روڈ ٹریفک کے لئے کھل جائے گی ۔

لاہور یکم ستمبر - ضلع گوڑگانواں کے ایک گاؤں والوں نے ملکر دو مسلح ڈاکوؤں کو ہلاک کر دیا تھا - حکومت نے پانچ سال کیلئے اس گاؤں کا لگان معاف کر دیا ہے ۔

ماسکو یکم ستمبر - روس کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ گذشتہ مہینے جرمنوں کو ۴۸۱۷ طیاروں کا نقصان برداشت کرنا پڑا - روسیوں کے ۹۳۶ طیارے ضائع ہوئے - جنوبی محاذ پر سخت ہوائی لڑائیاں ہو رہی ہیں - بعض دنوں میں پندرہ سے بیس تک لڑائیاں ہوئی ہیں ۔

سکندریہ یکم ستمبر - آغاز جنگ سے اسوقت تک بحیرہ روم میں محوریوں کے ۲۲ ½ لاکھ ٹن کے جہاز غرق ہو چکے ہیں - ان میں اٹلی کے دس کروزر پانچ تباہ کن جہاز اور کئی تارپیڈو کشتیاں بھی شامل ہیں ۔

ٹوکیو ۲ ستمبر - جاپان کے نائب وزیر خارجہ مسٹر اینشی نے بھی استعفے دیدیا ہے - اب جاپانی کیبنٹ میں سب کے سب جرنیل اور ایڈمیرل ہی ہیں ۔

قاہرہ ۲ ستمبر - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل دن بھر توپیں دونوں جانب سے سخت گولہ باری کرتی رہیں - شمالی محاذ پر کئی جرمن قیدی بنائے گئے - دوشنبہ کو دن بھر اور تمام رات اتحادی طیارے اور بحری طیارے دشمن کے اہم ٹھکانوں پر حملے کرتے رہے - دشمن نے کافی فوج اکٹھی کر لی ہے - مگر ابھی کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی - اتحادی ہلکے دستے ابھی مقابلہ کر رہے ہیں - دشمن مشرق اور شمال مشرق کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے ۔

ماسکو ۲ ستمبر - روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمن سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں روسی صفوں میں ایک اور دراڑ ڈالنے میں کامیاب ہو گئے ہیں - مگر ابھی تک ان کے حملوں کا منہ توڑ جواب دیا جا رہا ہے - جنوب مغرب کی طرف ٹینکوں کی سخت لڑائیاں ہو رہی ہیں - جہاں جرمن کوٹل نیکوو سے ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ کچھ آگے بڑھ آئے ہیں - کراسنڈور کے جنوب میں بھی روسی کچھ پیچھے ہٹے ہیں - ماسکو کے محاذ پر روسیوں کو کئی اور مقامی کامیابیاں ہوئی ہیں اور انہوں نے دشمن سے کچھ بستیاں واپس لے لی ہیں ۔

دہلی ۲ ستمبر - کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس ۲۱ ستمبر کو ہوگا - اجلاس کے دوسرے روز مسٹر محمد عثمان ملک کی موجودہ حالات کے متعلق ایک تحریک پیش کرینگے - اور اس پر بحث ہوگی ۔

دہلی ۲ ستمبر - سرکاری اعلان مظہر ہے کہ دشمن کی اڑائی ہوئی یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے کہ منگل کی رات کو حضور وائسرائے کی جان لینے کی کوشش کی گئی ۔

پٹنہ ۲ ستمبر - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صوبہ میں ہر جگہ امن و امان ہے - بمبئی اور اس کے آس پاس بھی بالکل امن ہے - سکولوں اور کالجوں میں حاضری بڑھ رہی ہے - صوبہ سی پی میں بھی عام طور پر امن و امان ہے - اور کاروبار معمول پر آ رہا ہے ۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر:- غلام نبی -